کون کہتا ہے!



خدا کا کلام ہے۔؟

ازقلم

عمانوایل لوتھر ایم۔ اے (ریسرچ سکالر) مبشر انجیل جلیل سرگودھا

اِنتساب

میں اپنی اس ناچیز تحریر کو اپنے لختِ جگر نُنفاس (کلسیوں ۴:۱۵) لوتھر
کے نام سے منسوب کرتا ہوں، جو پھول کی طرح "نکلا" اور "کاٹ ڈالا" (ایوب ۱۴:۲) گیا اور یوں
ایک اسم بے مسمّٰی بن کر کلام مقدس کے اس فرمان پر تصدیق کی مہر ثبت کر گیا کہ "گھاس تو سوکھ
جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے، لیکن خداوند کا کلام (بائبل) ابد تک قائم رہے گا"

(۱-پطرس ۱:۲۵)



یہ سوال کہ کیا بائبل خُدا کا بے خطا اور غیر تبدیل شدہ کلام ہے، میرے نزدیک دینیات اور الٰہیات کے سب مسئلوں سے زیادہ توجہ طلب ہے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے کہ بائبل خدا کا غیر محّرف اور غیر مُبدل کلام ہے تو خدا کی ذات و صفات آدم کا گناہ میں گرنا اور تمام بنی نوع انسان کا اس ہبوط سے متاثر ہونا خدا کی طرف سے نجات کا انتظام وغیرہ سبھی مسائل از خود حل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تعصب و تصلب سے الگ ہو کر تحقیق کرنے والے دوستوں کے لئے اس اہم ترین مسئلہ پر اپنے خیالات پیش کرتا ہوں۔ اُمید ہے سعید ذہن ان سے ضرور استفادہ کریں گے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کون کہتا ہے کہ بائبل خُدا کا کلام ہے؟ اس سوال کے جواب میں میرے ذہن میں خود بائبل ہی کے تین حوالہ جات ہیں۔

(۱) "کیوں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے" (متی ۵ : ۱۸)

(۲) "جن کے پاس خُدا کا کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔" (یوحنا ۱۰ : ۳۵)

(۳) "یوں تم خدا کے کلام کو اپنی روایت سے جو تم نے جاری کی ہے باطل کر دیتے ہو۔" (مرقس ۷: ۱۳)

بائبل کے ان مقامات سے ظاہر ہے کہ خود مسیح فرماتے ہیں کہ بائبل خدا کا کلام ہے اور مسیح کی شہادت کو ہمیں بہرحال ماننا ہے۔ کیونکہ ان کی الٰہی زندگی ان کے الٰہی کلمات ان کے الٰہی کام ان کا بنی نوع انسان کی تاریخ پر انمٹ الٰہی اثر ان کی شہادت کو ماننے پر مجبور کرتا ہے۔ اور جب ہم ان کی شہادت کو سچا مانتے ہیں تو پھر ہمیں بائبل کو بھی سچا ماننا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے بائبل کے نقطہ اور شوشہ تک کا بھی لاخطا اور الہامی ہونا مانا ہے۔

(۲) نیز تاریخ کہتی ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ مذہبی تاریخ کے طالب علم جانتے ہیں کہ آج تک جتنی مخالفت بائبل کی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے، اتنی مخالفت دنیا میں موجود کسی اور کتاب کی نہیں ہوئی۔ بادشاہ فرمانروا اور مذہبی راہنما تک اس کتاب کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپہ رہے۔ چنانچہ سکاٹ قوم کی تاریخ میں ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ جب کسی کے پاس بائبل کا نسخہ ملتا اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا۔ اس کتاب کو جلانے کی غرض سے لوگوں نے اُس ملک کے کونے کونے میں خوشی سے آگ کے الاؤ روشن کئے۔ دہریوں نے کلیسا سے باہر اس پر حملے کئے گرجا گھروں میں رہ کر مذہبی رہنماؤں کا سوانگ بھر کر بھی اس پر اعتراضات کئے گئے۔ اس کی کتابت میں سہواً غلطیاں پائی گئیں۔ اس کی آیات کی غلط تفسیریں اور تشریحیں کی گئیں۔ مگر یہ ممکن نہیں ہو سکا کہ وُہ کتاب جو جہان کی ہدایت اور روشنی کے لئے آئی تھی، اس کا ایک شوشہ یا نقطہ بھی بدل سکے۔

دو سو اسی (۲۸۰) سال قبل ایک فرانسیسی دہریے (VOLTAIRE) والٹیر نے کہا تھا۔
"آج سے پچاس سال بعد دُنیا بائبل سے محروم ہو جائے گی۔" مگر آج پیرس میں عین اُسی جگہ جہاں والٹیر نے یہ الفاظ کہے تھے جنیوا بائبل سوسائٹی کا کام روز بروز ترقی کر رہا ہے اور اس سوسائٹی نے اپنی طبع شدہ بائبل کے پہلے ایڈیشن کی جلدیں ۵ لاکھ روپوں سے بھی زائد

قیمت پر فروخت کیں اور بائبل کی بانوے جلدیں والٹیر کی پیشگوئی کو غلط ثابت ہونے کی یاد میں نوّے روپے میں فروخت کی گئیں۔

اسی طرح فرانٹو انٹونینس مارکس (FRONTO ANTONINUS MARCUS) رابرٹ انگرسل (ROBERT INGEROOLL) لوسین اور دیگر نامی عالموں اور نقادوں نے پورے علم و فضیلت سے لیس ہو کر بائبل پر نکتہ چینی کے بھرپور حملے کئے۔ لیکن بائبل جو خدا کا کلام ہے ابد تک قائم رہتا ہے۔ اہلِ منطق ہمیں بتاتے ہیں کہ جو کچھ انسان نے پیدا اور خلق کیا ہے۔ انسان اُس کو مٹا سکتا ہے۔ اگر بائبل بھی انسان کے ذہن اور قلم کی تخلیق ہوتی تو ۱۸ صدیوں کی مسلسل انسانی مخالفت ضرور اس کو مٹا دیتی۔ انسانی تخلیق کردہ علم و فلسفہ بدلتا رہتا اور مٹ جاتا ہے۔ اس کے کئی سائنسی نظریات مٹ گئے۔ اس کے کئی ایک وضع کردہ نظام ہائے سلطنت و حکومت مٹ گئے۔ اس کی ایجاد کردہ کئی تہذیبیں اور لٹریچر بھی مٹ گیا۔ لیکن خدا کی نازل کردہ بائبل نہ کبھی مٹی ہے اور نہ کبھی مٹے گی۔ اور اس کے بارے میں آج بھی یہ کہا جا سکتا ہے۔ "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ لیکن میری باتیں کبھی نہ ٹلیں گی" (متی ۲۴ : ۳۵) پھر مسیح کے شاگرد اور وہ تمام ایماندار اور نیک لوگ جو خدا کی نزدیکی اور قربت میں رہتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ بائبل خدا کا کلام ہے اور آج بھی جو پورے طور پر اپنا ذہن اور دل خدا کے حوالہ کر کے اس مسئلہ کی کیا بائبل خدا کا کلام ہے؟ تحقیق کرے گا۔ بائبل کے بارے میں یہی کہے گا۔ "انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا"

خود مسیح نے کہا تھا "اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں" (یوحنا ۷ : ۱۷)

نیز یہ کہ "میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں" (یوحنا ۱۰ : ۲۷)

"جو خدا سے ہوتا ہے خدا کی باتیں سنتا ہے" (یوحنا ۸ : ۴۷)

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے دیکھا کہ خود مسیح، ۱۸ صدیوں کی تاریخ مسیح کے شاگرد اور خدا کی گہری قربت میں رہنے والے تمام لوگ مل کر یہ کہتے ہیں کہ "بائبل خدا کا کلام ہے"

اب ہم اپنے ان بھائیوں سے جو قرآنی حوالہ جات پیش کرنے پر ہم سے ناراض ہوتے ہیں اجازت طلب کر کے اپنے موضوع کو پورے طور پر واضح کرنے کی خاطر اپنے ناظرین کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں قرآن مجید کیا کہتا ہے؟

بائبل کے بارے میں قرآنی شہادت کو تفصیل سے تو ہم نے اپنے رسالہ "بائبل قرآن کی نظر میں" لکھا ہے۔ تاہم مختصراً معروض ہے کہ قرآن مجید میں توراۃ، صحائف، زبور اور انجیل کا کم و بیش ایک سو تیس بار ذکر آیا ہے اور ہر بار قرآن نے ان مقدس کتابوں کا بڑی تعظیم و احترام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی ۹۵ ویں آیت میں انہیں صریحاً کتاب اللہ اور اسی صورت کی ۷۵ ویں آیت میں کلام اللہ کہہ کر پکارا، بلکہ مختلف مقامات پر انہیں اماماً (ہود آیت ۱۷) هُدًى لِلنَّاس (انعام آیت ۹۲) هُدًى وَّنُوْرٌ (مائدہ آیت ۴۴) هُدًى وَرَحْمَةً (ہود آیت ۱۷) مَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِيْن (مائدہ آیت ۴۶) الفرقان (انبیا آیت ۴۸) اور ضیاء (انبیا آیت ۴۸) ایسے جلیل القدر القاب سے ملقب کیا۔

گو بائبل کی تصدیق میں قرآن مجید کی اتنی ہی گواہی کافی تھی "مَا أُوْتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ (البقرۃ) جو کچھ ملا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے" لیکن قرآن نے اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس مضمون کی تکرار میں اس کو قندِ مکرر کا مزا ملتا ہے۔ چنانچہ ذیل کی آیات ملاحظہ ہوں۔

(۱) وما کان ھٰذا القرآنُ ان یُفتری من دُونِ اللّٰہ ولٰکن تَصدِیقَ الذی بین یدیہ و تفصیل الکتٰب لَارَیبَ فِیہِ
من ربِ العٰلمِینَ (یونس ع) اور یہ قرآن ایسا نہیں جسے خُدا کے سوا کوئی اور گھڑے بلکہ وہ اُس کی تصدیق ہے جو اس کے سامنے موجود ہے یعنی
الکتاب (بائبل) کی تفصیل جس میں شک نہیں کہ وہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔
اس جگہ بائبل مقدس کو جیسا کہ سمجھتے ہیں نہ صرف الکتاب لَارَیبَ فِیہِ من ربِ العٰلمین فرمایا بلکہ قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے کا مدار
اور انحصار ہی تصدیق بائبل پر رکھا گویا اعتراف کیا کہ اگر قرآن پہلی کتاب کی تصدیق نہ کرتا تو ایسا گمان کرنا بے جا نہ ہوتا کہ سوائے خُدا کے وہ کسی اور کی گھڑنت ہے
(۲) ما کان حدیثاً یُفتری ولٰکن تصدیق الذی بَینَ یَدیہِ (القرع) یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ ان (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے۔ جو اس
(کے زمانہ نزول) سے پہلے (موجود) ہیں (ترجمہ نذیر احمد)
(۳) ھٰذَا کِتٰبٌ اَنزَلنٰہُ مُبٰرَکٌ مُصَدِّقُ الذی بین یَدَیہِ (انعام ع) یہ قرآن بھی کتاب (آسمانی) ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے برکت والی کتاب
ہے اور جو (کتابیں) اس (کے زمانہ نزول) سے پہلے (کی موجود ہیں ان کی تصدیق (بھی) کرتی ہے۔ ترجمہ نذیر احمد
بَینَ یَدَیہِ کے لفظی معنی ہیں "درمیان دونوں ہاتھوں اس کے" جس سے مُراد کسی شے کا سامنے موجود ہونا ہوتا ہے اور اس میں تاویل کی گنجائش نہیں
ہم قرآن کی حق شناسی کی کہاں تک داد دیں اس نے اس پر بس نہیں کیا گو یہ بہت تھا بلکہ یہ کہتے بھی دریغ نہ کیا کہ جن کتابوں کی میں تصدیق کر رہا ہوں
وُہ وہی ہیں جو یہودیوں اور مسیحیوں دونوں کے ہاتھوں میں موجود ہیں اور ان میں سے ہر ایک فرقہ کے پاس الگ الگ بھی ہیں
(۱) یاَیُّھا الذین اُوتوا الکتٰبَ اٰمِنُوا بِما نَزَّلنا مُصَدِّقاً لِمَا مَعَکُم مِن قَبلِ ۔ اے اہل کتاب (قرآن) جو ہم نے نازل فرمایا ہے اور وُہ اس (کتاب)
کی جو تمہارے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس پر ایمان لے آؤ (ترجمہ نذیر احمد نساء ع)
(۲) یا بَنِی اسرائیلَ وَ اٰمِنُوا بِما اَنزَلتُ مُصَدِّقاً لِمَا مَعَکُم (البقرع) اے بنی اسرائیل تم (اس کتاب) پر ایمان لاؤ جو نازل ہوئی جو تصدیق کرتی ہے۔ اس
(کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے۔
(۳) وَلَمَّا جَآءَھُم کِتٰبٌ من عِندِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَھُم (البقرع) اور جب پہنچی ان (یہود) کے پاس ایک کتاب (قرآن) خُدا کی طرف سے جو تصدیق کرنے
والی ہے اس (کتاب) کی جو ان کے پاس ہے۔
(۴) وھُوَ الحق مُصَدِّقاً لِما مَعَھُم (البقرع) حالانکہ وُہ (قرآن) حق ہے اور تصدیق کرنے والا اس (کتاب) کی جو ان (یہودیوں) کے پاس موجود ہے۔
پس قرآن مجید نے یہودیوں اور مسیحیوں ہر دو کی کتب کی علیحدہ علیحدہ اور یکجائی طور پر تصدیق کر دی ہے اور تصدیق کا مادہ صدق ہے۔ جس
کا مطلب سچا سمجھنا اور سچائی کا اعلان کرنا ہے۔ پس مندرجہ بالا قرآنی حوالہ جات کی رو سے قرآن بائبل کو نہ صرف سچا سمجھتا بلکہ اس کی سچائی کا اعلان بھی
کرتا ہے۔ اور وہ مسلمان یقیناً بڑے جگر والے ہیں جو قرآن کی ان آیتوں کو خُدا کا کلام بھی مانتے ہیں اور اس کے اس کلام میں جس کی شان میں نازل ہوئیں۔
باطل تاویل کر کے تصدیق کو تکذیب بھی بنا رہے ہیں اور یہ شور مچا رہے ہیں کہ بائبل میں تحریف و ترمیم ہو چکی ہے۔ ایسے اصحاب کو جاننا چاہیئے کہ قرآن فقط
ان کتابوں کی تصدیق نہیں کر رہا جو موسیٰ اور عیسیٰ پر نازل ہوئی تھیں بلکہ ان کی جو آنحضرت رسول عربی کے زمانے میں فی الواقعہ اہل کتاب کے پاس موجود تھیں۔ اگر
یہ کتابیں اصل کتابوں سے مختلف ہوتیں تو پھر اللہ ان کی تصدیق کیوں کرتا۔ اگر کسی دستاویز میں رد و بدل ہو جائے تو کوئی ذمہ دار اور دیانت دار حاکم ان کی

تصدیق نہیں کرتا۔ اگر فی الحقیقت تورات وانجیل محرف ہو چکی تھیں تو پھر اللہ نے ان محرف صحیفوں کی کیوں تصدیق کر دی۔ کیا (نعوذ باللہ) اللہ کو اس تحریف کا علم نہیں تھا۔ یا حضور علیہ السلام اہلِ کتاب کی دلداری کے لئے ان کے غلط صحائف کی تصدیق کر رہے تھے۔ اگر خدا اور رسول کو ان صحائف میں کوئی خرابی اور تحریف نظر نہیں آئی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ برادرانِ اہلِ اسلام کے علمائے کرام نے "وہ خرابی" اور تحریف کہاں سے دیکھ لی؟

۔ پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل (مسیح تاریخ خدا کے مقربین اور قرآن مجید) ہمیں گھیرے ہوئے ہے" (عبرانی ۱۲: ۱) اور یک زبان یہ گواہی دے رہا ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ تو ہمیں بائبل کو لفظاً از ابتدا تا انتہا خدا کا لاتبدیل کلام مان لینے میں کسی قسم کے تعصب اور حیلہ جوئی کو رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہئے۔



نوٹ

اس لاتبدیل کلامِ خدا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مصنف رسالہ ھٰذا کو

مکان نمبر ۳۹ بلاک نمبر ۲۸ سرگودھا

کے پتہ پر برادرانہ اور محققانہ انداز میں تحریر کیجئے۔

مسیحیت اور اسلام کے مابین مفروضہ اختلافی مسائل کی حقیقت سے واقف ہونے کے لئے احقر کی دیگر تصانیف کا مطالعہ بھی خالی از فائدہ نہیں — چنانچہ

۱۔ "بائبل قرآن کی نظر میں"۔۔۔۔۔ میں بائبل کی صحت و اصلیت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے

۲۔ "مسیحی تصورِ خدا" یعنی التثلیث فی التوحید :۔ میں خدا کی ذات کی وحدت کی حقیقت سے مدلل بحث کی گئی ہے

۳۔ "ابنِ خدا ایک آسمانی آواز" :۔ میں مسیحیوں کے اس عقیدہ کی کہ مسیح خدا کا روحانی بیٹا ہے شرح و بسط سے وضاحت کی گئی ہے

۴۔ "حضور مسیح کی موت، قیامت اور انسانی نجات" یہ مضمون بائبل مقدس، تاریخ عالم اور قرآن مجید کے شواہد پر مبنی ہے۔